دنیا میں رک سکا نہ یہ طوفاں ترے بغیر

بیٹی کی جان لینا تو ادنیٰ سی بات تھی بیٹے کو تھی حلال جو زوجہ تھی باپ کی
بے رحم تھا مزاج تو حالت گری ہوئی تھی حاصلِ حیات بہیمانہ زندگی

انسانیت سے دور تھے انساں ترے بغیر

رسیا برائیوں کے بھلائی سے بدگماں دشمن تھا بھائی بھائی کا مل بیٹھنا کہاں
انسانیت تھی کچلی ہوئی اور رواں دواں کیں تو نے آ کے دہر میں شیرازہ بندیاں

اجزا تھے ملتوں کے پریشاں ترے بغیر

فیضِ کرم سے تیرے ہوئے صاحبِ وقار مالک تھے بحر و بر کے تو قبضے میں کوہسار
ایسے فقیر جن کا جہاں میں نہ تھا شمار وہ بوریہ نشیں ہوئے عالم کے تاجدار

دنیا میں تھے جو بے سر و ساماں ترے بغیر

فرمان وہ خدا کا ہے تو نے کہی جو بات بعد از خدا بزرگ فقط ایک تیری ذات
درسِ سلامتی ہے سراپا تری حیات خلقت تری جہاں کے لئے باعثِ نجات

نازل ہوئی نہ رحمتِ یزداں ترے بغیر

دار الاماں جہاں کے لئے تیری بارگاہ ہر بے پناہ کے لئے ہستی تری پناہ
اس میں کوئی مبالغہ ہے اور نہ اشتباہ اے باعثِ بہارِ دو عالم خدا گواہ

تھا گلستانِ دہر بیاباں ترے بغیر

ممکن کہاں نواب جو رتبے بیاں کرے ذی شاں وہ تو کہ رحمتِ عالم خدا کہے
دامن ترا جو چھوڑے ہدایت نہ پا سکے عقبیٰ کی منزلیں ہوں کہ دنیا کے مرحلے

مشکل نہ ہوگی کوئی بھی آساں ترے بغیر